قرآنی بیان

اِحسان کسے کہتے ہیں؟

(پارہ:23، سورۂ صافات:108-110)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے ائمہ کے لئے

عِیدُ الاَضحٰی (2026ء/1447ھ) کا

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے

عِیْدُ الاَضحیٰ (2026ء/1447ھ) کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ:23، سورۂ صافات:108-110)

اِحسان کسے کہتے ہیں؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. دُنیا و آخرت کی بھلائیاں پانے کا نسخہ — صفحہ:05

✿.. حضرت ابراہیم کو ملنے والا سب سے بڑا اِنعام — صفحہ:06

✿.. ذَبح کے آداب — صفحہ:12

✿.. شیطان کو زخم لگانے کا طریقہ — صفحہ:18

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

ہمارے مالک و مختار آقا صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

کُلُّ کَلَامٍ لَا یُذْکَرُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِ فَیُبْدَاُ بِہٖ وَبِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَھُوَ اَقْطَعُ مَمْحُوْقٌ مِّنْ کُلِّ بَرَکَۃٍ

ترجمہ: ہر وہ بات جو اللہ پاک کے ذکر اور مجھ پر درود بھیجے بغیر شروع کی گئی، وہ ہر بَرَکت سے محروم و خالی ہے۔(1)

مِرے حُضور کے صدقے کلامِ پاک میں بھی | خُدا نے بھیجی ہے آیت، درودِ پاک پڑھو
دیا ہے حکم خُدا نے یہ اپنے بندوں کو | پڑھو نبی پہ بہ کثرت درودِ پاک پڑھو
سب اولیاء و مشائخ تمام غوث و قطب | یہ کر گئے ہیں نصیحت درودِ پاک پڑھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ تَرَکْنَا عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰھِیْمَ ﴿۱۰۹﴾ کَذٰلِكَ نَجْزِی

1 ...القول البدیع، الصلاۃ علیہ عند افتتاح الکلام، صفحہ:244۔

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۰﴾ (پارہ:23، سورۂ صافات:108-110)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْم صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان : اور ہم نے بعد والوں میں اس کی تعریف باقی رکھی، ابراہیم پر سلام ہو، ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اَلحمدُ لِلّٰہ! آج عِید کا مبارَک دِن ہے، **یَوْمُ النَّحْر** (یعنی قربانی کا دِن) ہے۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اِنَّ اَعْظَمَ الْاَیَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمُ النَّحْرِ** بیشک اللہ پاک کے ہاں بہت ہی عظمت والا دِن **یَوْمُ النَّحْر** (یعنی قربانی کا دِن) ہے۔[1]

عِیْدُ الاَضحیٰ کا سب سے پسندیدہ عمل

حدیث پاک کی مشہور کتابوں؛ **تِرْمِذِی و اِبْنِ ماجہ** میں مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان حضرت عائشہ صِدّیقہ، طَیِّبہ طَاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وسَلَّم نے فرمایا: **یَوْمُ النَّحْر** (قُربانی کے دِن) آدمی کے اَعْمال میں سے اللہ پاک کے ہاں سب سے پسندیدہ عَمَل (قربانی کے جانور کا) خُون بہانا ہے۔ بے شک قربانی روزِ قیامت اپنے سینگوں، بالوں اور کُھروں کے ساتھ لائی جائے گی اور (قربانی کے جانور کا) خُون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں بلند مقام پر پہنچ جاتا ہے۔[2]

نشانی ہے وَفا کی اور اِک نِعمت ہے قُربانی
خُدا کے دوست ابراہیم کی سُنّت ہے قُربانی

---

1 ... ابو داوٗد، کتاب المناسک، باب فی الھدی اذا عطب قبل ان یبلغ، صفحہ:286، حدیث:1765۔
2 ... ترمذی، ابواب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، صفحہ:383، حدیث:1493۔

مسلمانو! کبھی قُربانی سے پیچھے نہیں ہٹنا
وَقارِ دِین ہے، اِسلام کی شَوکت ہے قُربانی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سلام ہو! اِبْراہیم علیہ السَّلام پر

صَدیوں پہلے آج کے دِن مِنٰی کی وادِی میں اللہ پاک کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السَّلام نے اپنے شہزادے کے گلے پر چُھری رَکھ کر عظیمُ الشَّان قربانی پیش کی تھی۔

ذرا سوچنے کی بات ہے، جب حضرت ابراہیم علیہ السَّلام قربانی کر رہے تھے، تب وہاں پر کتنے لاکھ لوگ موجود تھے؟ کتنے کروڑ آنکھیں اُنہیں دیکھ رہی تھیں؟ وہاں کتنے کیمرے لگے ہوئے تھے؟ کتنے اَخْباری رِپورٹر (***Reporter***) تھے؟ کتنے جَرنلسٹ (***Journalist***) وہاں کھڑے ہو کر بریکنگ نیوز (***Breaking News***) دے رہے تھے؟ یقیناً وہاں کوئی بھی نہیں تھا، ایک بلند شان والے والِد، ایک اُن کے ہونہار شہزادے...!! بَس! اور وہاں کوئی بھی موجُود نہیں تھا۔

مگر کمال دیکھیے! وہ باپ بیٹا دُنیا سے الگ ہو کر بالکل تنہائی میں اللہ پاک کی اِطاعت میں مَصرُوف تھے، رَبِّ کائنات نے بالکل تنہائی میں کی گئی، اِخلاص سے بھرپُور اِس عبادت کا اتنا چرچا کر دیا کہ آج صدیاں گزر گئیں، ہمارا بچہ بچہ **سُنّتِ ابراہیمی** کے تذکرے کرتا ہے ❁ گھروں میں بچے بکرا آنے کا انتظار کرتے ہیں ❁ بکروں کو دیکھ کر خُوش ہوتے ہیں ❁ ان کو پیار کرتے ہیں ❁ گلیوں میں گھماتے ہیں ❁ اور دُنیا کے کونے کونے میں سُنّتِ ابراہیمی کی ادائیگی ہوتی ہے۔

دُنیا و آخرت کی بھلائیاں پانے کا نسخہ

قرآنِ کریم میں ہے: جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے بیٹے کے گلے پر چُھری چلا لی، جو آپ کر سکتے تھے، کر گزرے مگر چھری نہ چلی، تب اللہ پاک نے فرمایا:

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ (پارہ:23، سورۂ صافات:105)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا۔

مزید فرمایا:

وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۰﴾ (پارہ:23، سورۂ صافات:108-110)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے بعد والوں میں اس کی تعریف باقی رکھی، ابراہیم پر سلام ہو، ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے وہ راز...!! بغیر کسی سوشل میڈیا (*Social Media*) کے، بغیر کیمروں کے، بغیر اخباری رپورٹرز کے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اتنی شہرت، دُنیا و آخرت میں اتنی عزّت، اتنی عظمت کیوں نصیب ہوئی، اللہ پاک نے فرمایا: اس لیے کیونکہ وہ مُحْسِن تھے اور ہم اِحسان والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔

آج ہمارے ہاں لوگ دوڑ لگاتے ہیں ❁ شہرت کی دوڑ، عزّت اور واہ وا کی دوڑ...!! جانور خریدا، اب اس کی پوسٹیں فیس بک (*Facebook*) وغیرہ پر چڑھائی جاتی ہیں ❁ قربانی کرتے وقت ویڈیو بنا کر اپلوڈ (*Upload*) کرتے ہیں ❁ اسٹیٹس (*Status*) لگتے ہیں ❁ بعض تو مشہور بھی ہو جاتے ہیں، لاکھوں لاکھ ویوز (*Views*) مِل جاتے ہیں مگر یہ شہرت، یہ واہ وا 2، 4 دِن کی ہوتی ہے، لوگ پِھر بُھول جاتے ہیں بلکہ اُکتا جاتے ہیں۔ اللہ

پاک نے فرمایا:

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ (پارہ:23، سورۂ صافات:110)	ترجَمۂ کنزالعِرفان: ہم نیکی کرنے والوں کو ایساہی صلہ دیتے ہیں۔

عزّت چاہیے، ساری کی ساری عزّت اللہ پاک کے پاس ہے، شہرت (***Fame***) چاہیے، شہرت دینا، اللہ پاک کا کام ہے، قبولیت چاہیے، رَبِّ کریم کے ہاں سے ملتی ہے۔ لہٰذا اَے ایمان والو! دیکھو! حضرت ابراہیم علیہ السَّلام نے اِخْلاص کے ساتھ نیکی کی ہم نے اُن کا چرچا کر دیا، تم بھی سراپا اِخْلاص بن جاؤ! دُنیا و آخرت کی سب بھلائیاں تمہاری جھولی میں ڈال دی جائیں گی کیونکہ ہم نیکوں کو، احسان والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔[1]

حضرت ابراہیم کو ملنے والا سب سے بڑا اِنعام

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السَّلام نے بہت ساری قربانیاں دِیں ❁ نَمرُود کی آگ میں جانا قبول فرمایا ❁ راہِ خُدا میں گھر بار چھوڑا ❁ ہجرت کی ❁ اپنے شہزادے اور زوجہ کو بیابان (غیر آباد جگہ) میں چھوڑ آئے ❁ آخِر بیٹے کی قربانی تک کے لیے تیار ہو گئے، ان سب اطاعتوں، فرمانبرداریوں کا سب سے بڑا اِنْعام آپ کو یہ دیا گیا کہ اللہ پاک نے اپنی سب سے محبوب ہستی، حضرت مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم سے فرمایا:

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ (پارہ:14، سورۂ نحل:123)	ترجَمۂ کنزالعِرفان: پھر ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ (آپ بھی) دینِ ابراہیم کی پیروی کریں جو ہر باطِل سے جُدا تھے۔

یعنی اے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم! اِبراہیمی طَور طریقوں کو اپنایئے اور

1... تفسیر کبیر، پارہ:23، سورۂ صافات، زیرِ آیت:110، جلد:9، صفحہ:350 مفصلاً۔

انہیں دُنیا بھر میں عام فرما دیجیے ! چنانچہ نبیوں کے سلطان صَلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وسَلَّم نے ابراہیمی طریقوں کو زندہ فرمایا، دِلوں میں ان کی محبّت ڈالی اور یُوں ڈالی کہ آج صدیاں گزر جانے کے بعد بھی بچے بچے کے دِل میں سُنّتِ ابراہیمی کی محبّت موجود ہے۔یُوں حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کا ذِکْرِ خیر بلند سے بلند ہوتا جارہا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ **اِحْسان والوں** کی جزا ہے، چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السَّلام **مُحْسِن** ہیں، لہٰذا آپ کو ایسی بے مثال جزائیں عطا فرمائی گئی ہیں۔ ہمیں بھی دِین میں دَرَجۂ اِحْسان اپنانا چاہیے۔

اِحْسان کسے کہتے ہیں؟

اِحْسان دِین میں ایک دَرَجہ ہے۔ دِین پر عَمَل کرنے کے 3 درجے ہوتے ہیں: (1):ایمان (2):اِسْلام (3):اِحْسان ❁ دِل سے مان لینے کا نام **اِیْمان** ہے ❁ اللہ و رسول پر یقین رکھنا ❁ نماز فرض ہے، ہم نے دِل سے مان لیا ❁ روزہ فرض ہے، ہم نے یقین رکھ لیا ❁ قربانی شریعت کا حکم ہے، ہم نے مان لیا ❁ زکوٰۃ اور حج دِین کے فرائِض ہیں، ہم نے مان لیا، یہ **اِیْمان** ہے ❁ اس اِیْمان کے ساتھ ساتھ ہم نمازیں پڑھنے بھی لگ جائیں ❁ روزے رکھنے والے، زکوٰۃ دینے والے، حج ادا کرنے والے، قربانی دینے والے بن جائیں، یہ **اِسْلام** ہے۔ اس سے آگے ایک درجہ آتا ہے، وہ یہ کہ آدمی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ساری عِبَادات اس شان سے کرے کہ اس کا مقصُود صِرْف و صِرْف اللہ پاک کی رضا ہو، اللہ پاک کی محبّت سے سرشار ہو کر کرے، اسے **اِحْسان** کہتے ہیں۔

1... تفسیر نسفی، پارہ:14، سورۂ نحل، زیرِ آیت:123، جلد:2، صفحہ:241 مفصلاً۔

حدیثِ پاک میں ہے: حضرت جبرائیل امین علیہ السَّلام نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وسَلَّم! مجھے اِحْسان کے متعلق بتایئے! کہ احسان کیا ہے؟ فرمایا: اَنْ تَعْبُدَ اللہ کَاَنَّكَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاكَ اِحْسان یہ ہے کہ (کوئی بھی نیکی، کوئی بھی) عِبَادت اِس شان سے کرو کہ گویا تم اللہ پاک کو دیکھ رہے ہو، یہ نہ ہوسکے تو اس یقین کے ساتھ کرو کہ اللہ پاک تمہیں دیکھ رہا ہے۔ (1)

احسان کی ایک مثال

تَنْبِیْہُ الغَافِلِیْن میں ہے: ایک روز حضرت رابعہ بصریہ رحمۃُ اللہِ علیہا مَصْرُوفِ نماز تھیں، سجدہ میں گئیں تو چٹائی کا تنکا آپ کی آنکھ میں چلا گیا، مَاشَآءَ اللہ! آپ رحمۃُ اللہِ علیہا اس دِل جمعی کے ساتھ بارگاہِ اِلٰہی میں متوجہ تھیں کہ جب تک نماز میں رہیں تنکے کا احساس تک نہ ہوا۔ (2)

نماز فرض ہے۔ یہ مان لیا، یہ **ایمان** ہے۔ نماز پڑھنے لگے، یہ **اسلام** ہے۔ اسی نماز کو یُوں تَوَجُّہ کے ساتھ خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنا۔ یہ **احسان** ہے۔ یونہی دِین کی تمام تعلیمات کو اس اعلیٰ درجے کے ساتھ اپنانا، ہر عبادت ایسی تَوَجُّہ اور دِل جمعی کے ساتھ کرنا احسان ہے۔

احسان والوں کے فضائل

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ (پارہ:8، سورۂ اعراف:56)	تَرجَمۂ کنزُالعرفان: بیشک اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے۔

1... بخاری، کتاب بدء الایمان، باب سوال جبریل النبی صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وسَلَّم، صفحہ:84، حدیث:50۔
2... تنبیہ الغافلین، باب اتمام الصلاۃ والخشوع فیھا، صفحہ:308۔

یعنی اللہ پاک رحمٰن ہے، اُس کی رحمت سب ہی کو ملتی ہے مگر جو اِحْسان والے ہیں، اللہ پاک کی خاص رحمتیں اِن کے قریب قریب رہتی ہیں۔

مزید فرمایا:

وَ سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:58)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان : اور عنقریب ہم نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ عطا فرمائیں گے۔

یعنی نیک اعمال پر عام لوگوں کو جو اَجْر دیا جاتا ہے، فرمایا: جو احسان والے ہیں، انہیں ہم دوسروں کی نسبت بہت زیادہ اَجْر عطا فرماتے ہیں۔

❁ پارہ:2، سُورۂ بَقَرہ، آیت:195 میں فرمایا:

وَ اَحْسِنُوْا ۚۛ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۹۵﴾ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:195)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان : اور نیکی کرو! بیشک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

یعنی اے اِیْمان والو...!! اِحْسان اپناؤ! بیشک اِحْسان والے اللہ پاک کے مَحْبُوب بندے ہیں۔

❁ مزید اِرْشاد ہوا:

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۹۰﴾ (پارہ:13، سورۂ یوسف:90)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان : تو اللہ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

بہت سارے لوگ ہیں جن کی نیکیاں ضائِع بھی ہو جاتی ہیں؛ ❁ کسی نے رِیاکاری کر لی، نیکیاں ضائع ہو گئیں ❁ کسی نے دوسروں کو تکلیف پہنچائی، نیکیاں ضائع ہو گئیں ❁ غیبت کرنے سے نیکیاں ضائع ہوتی ہیں ❁ حَسَد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ

لکڑی کو کھاتی ہے، غرض؛ نیکیاں ضائع ہو جانے کے بھی بہت اَسباب ہیں، نیکیاں کرنے والے بہت ہیں مگر قیامت تک ان کو بچا کر ساتھ لے جانے والے بہت تھوڑے ہیں، اللہ پاک نے فرمایا: جو اِحسان والے ہیں، یہ وہ خوش نصیب ہیں جن کی نیکیوں کی خاص حِفَاظت کی جاتی ہے، انہیں ضائع نہیں ہونے دیا جاتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اِحسان کے نِرالے فضائل ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم قربانی بھی کریں، نمازیں بھی پڑھیں، نیکیاں بھی کریں، اس کے ساتھ ساتھ اِحسان بھی اپنائیں۔

ہر چیز میں اِحسَان کا حکم دیا گیا ہے

حضرتِ شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیٔ رسول ہیں اور مشہور صحابیٔ رسول، شاعِرِ دربارِ رسالت حضرتِ حَسَّان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عنہ کے بھتیجے ہیں، آپ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ اللہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَیْءٍ بے شک اللہ پاک نے ہر چیز پر احسان کا حکم دیا ہے، مزید فرمایا: اِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ اور جب تم ذَبح کرو تو اس میں بھی اِحسان اور بھلائی کو ملحوظ رکھو! وَ لْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ چاہیے کہ چھری تیز کر لو! اور اپنے ذبیحہ (یعنی جانور) کو راحت پہنچاؤ![1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ایک خوبصُورت حدیثِ پاک ہے، اس میں ہمارے پیارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم نے ابتداءً ایک اُصُول بیان فرمایا کہ **بے شک اللہ پاک نے ہر چیز پر احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔** لہٰذا کوئی بھی چیز ہو، انسان ہو، جانور ہو،

---

1 ... مصنف عبد الرزاق، کتابُ المناسک، بابُ سنۃ الذبح، جلد: 4، صفحہ: 376، حدیث: 7635 ملتقطاً۔

پھل، پھول، پودے ہوں، بندے کو چاہیے کہ ان کے ساتھ بھلائی (**Kindness**) سے پیش آئے، ہر ایک کے ساتھ اُس کے مناسبِ حال اِحسان والا معاملہ کرے۔

تم اُس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک...

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَنْ تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَرَاحَمُوْا تم اس وقت تک (کامِل) مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے پر رحم نہ کرو۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرْض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم! ہم سب ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔ فرمایا: یہ مراد نہیں ہے کہ تم اپنے صاحب (مثلاً دوست یا بھائی) پر رحم کرو وَلٰكِنَّهَا رَحْمَةُ الْعَامَّةِ بلکہ اس سے رحمتِ عامّہ مراد ہے۔[1]

یعنی تمام مخلوقات کے حق میں رحم دِل ہو جاؤ! جانوروں پر بھی رحم کرو! پرندوں پر بھی رحم کرو! چیونٹیوں پر بھی رحم کرو! غرض! ہر مخلوق کے حق میں رحم دِل بن جاؤ!

رحم دِل پر رحمٰن رحم فرماتا ہے

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ پاک اس پر رحم نہیں فرماتا۔[2]

ایک حدیث پاک میں فرمایا: اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ رحم کرنے والے پر رحمٰن رَحم فرماتا ہے۔[3]

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب رحمۃ الناس، جلد:8، صفحہ:242، حدیث:13671۔

2 ... بخاری، کتاب التوحید، صفحہ:1782، حدیث:7376۔

3 ... ابوداؤد، کتاب الادب، باب الرحمۃ، صفحہ:774، حدیث:4941۔

ذَبح کے آداب

پیارے اسلامی بھائیو! مزید حدیثِ پاک میں ایک خاص قسم کے اِحسان کا حکم دیا، فرمایا: اِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الذَّبْحَ اور جب تم ذَبح کرو تو اس میں بھی اِحسان اور بھلائی کو ملحوظ رکھو! وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَهٗ چاہیے کہ چھری تیز کر لو! اور اپنے ذبیحہ (یعنی جانور) کو راحت پہنچاؤ![1]

ذَبح کے وقت جانور پر رَحم کیسے کرنا ہے؟ عُلَمائے کرام نے اس کی مختلف صُورتیں بیان فرمائی ہیں۔

(1): دِل میں رِقَّت رکھ کر ذَبح کیجیے!

امام شَعْرانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (ذَبح کے وقت جانور پر رَحم کرنے کی ایک صُورت یہ ہے کہ جب) ہم جانور کو ذَبح کر رہے ہوں، اُس وقت بھی ہمارے دِل میں رِقّت موجود ہو۔[2]

یعنی اللہ پاک کے حکم پر عمل کرتے ہوئے ہم جانور کو ذبح تو کریں مگر اس کی صُورت یہ ہو کہ جب ہم جانور کے گلے پر چُھری چلا رہے ہوں، اس وقت بھی ہمارے دل میں رحم ہی ہو، اس وقت بھی ہمارے دل میں رِقّت ہی ہو، یُوں کہہ لیجیے! بندہ اللہ پاک کا حکم بجا لانے کے لیے جب جانور کے گلے پر چھری چلا رہا ہو، اُس وقت رحم دِلی کی وجہ سے اُس کی دھڑکن تیز ہو جائے، آنکھوں میں آنسو آ جائیں، یُوں دِل میں رِقَّت اور رَحم کی کیفیات رکھ کر جانور کو ذَبح کیا جائے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں

1 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب: المناسک، باب: سنۃ الذبح، جلد: 4، صفحہ: 376، حدیث: 7635 ملتقطاً۔

2 ... لواقح الانوار القدسیہ، العہد السابع والسبعون بعد المائۃ، جلد: 1، صفحہ: 575۔

عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم! میں بکری ذبح کرتا ہوں اور مجھے اس پر رحم آرہا ہوتا ہے، رحمتِ عالَم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر تم بکری پر رحم کرتے ہو تو اللہ پاک تم پر رحم فرمائے گا۔[1]

آہ! افسوس! ہمارے ہاں معاملہ اُلٹ ہے، لوگ قربانی کے وقت جانور کا تماشا دیکھ رہے ہوتے ہیں، بعض نادان تو جانور کو تڑپتا دیکھ کر تالیاں بھی بجاتے ہیں بلکہ آج کل تو انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا(*Social Media*) کا دَور ہے، لوگ بیچارے جانور کی، اس کے تڑپنے کی ویڈیوز(*Videos*) بناکر سوشل میڈیا پر وائرل کررہے ہوتے ہیں، اللہ پاک ہمیں ہدایت نصیب فرمائے! یہ وقت تماشا دیکھنے کا نہیں بلکہ رَحم دِلی کے سبب آنسو بہانے کا ہے، اُس جانور کی خوش قسمتی کہ وہ اللہ پاک کے نام پر قربان ہو رہا ہے، اس کی خوش قسمتی پر رشک کرنے کا وقت ہے۔

(2): ایک کے سامنے دُوسرے کو ذَبح مت کیجیے!

پیارے اسلامی بھائیو! ذبیحہ (یعنی جس جانور کو ذبح کرنا ہو اس) کے ساتھ بھلائی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کیا جائے۔ بالخصوص ماں کے سامنے اس کے بچے کو یا بچّے کے سامنے اُس کی ماں کو ہرگز ذَبح مت کیجیے!

ذِہنی توازُن جاتا رہا...!!

منقول ہے: ایک شخص تھا، اس نے بچھڑے کو اُس کی ماں کے سامنے ذَبح کر دیا، ظاہر ہے اس کی ماں کو تکلیف ہوئی ہوگی لیکن بے زبان جانور اپنا دُکھ کس سے بیان کرے؟

1 ...مستدرک، کتابُ معرفۃ الصحابۃ،، جلد: 4، صفحہ: 765، حدیث: 6541۔

اس کی کون سُنے؟ اللہ پاک! جو رَبُّ العَالَمِین ہے، جانور اُس کی بارگاہ میں عَرْض کرتے ہیں، وہی ہے جو سب کی سُنتا ہے، شاید اُس بچھڑے کی ماں نے بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں فریاد کی ہو، چنانچہ اُس آدمی نے جیسے ہی بچھڑے کو اُس کی ماں کے سامنے ذَبح کیا تو اس کی نحوست یہ ہوئی کہ اُس آدمی کی عقل جاتی رہی، وہ اپنا ذہنی توازُن کھو بیٹھا۔

کافِی عرصہ وہ اسی حالت میں رہا، ایک دِن وہ کہیں سے گزر رہا تھا، اُس نے ایک درخت پر فاختہ کا گھونسلا دیکھا، اچانک اُس گھونسلے (***Nest***) سے فاختہ (***Dove***) کا بچہ زمین پر ِگر گیا، اس شخص کو بڑا رحم آیا اور اس نے بچے کو اُٹھا کر واپَس گھونسلے میں رکھ دیا۔ بَس اس رحم کی برکت سے اُس پر کرم ہو گیا اور اُس کا ذِہنی توازُن پھر سے بحال ہو گیا۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا! جانوروں پر رحم کرنے سے اللہ پاک رحم فرماتا ہے! بہر حال! قربانی کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ ایک جانور کے سامنے دُوسرے جانور کو ہر گز ذَبح نہ کیا جائے بلکہ جس جانور کو ذَبح کرنا ہو، اسے ایک طرف اکیلے میں لے جائیں، وہاں ذَبح کریں۔

(3): ذَبح کے لیے نَرْمی سے لے جایئے!

ذَبیحہ (جانور) پر رَحْم کی ایک صُورت یہ بھی ہے کہ اِس کو کھینچا نہ جائے، گھسیٹا نہ جائے بلکہ ذَبح کے لیے نہایت نرمی سے لے جایا جائے۔ حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم ایک شخص کے قریب سے گزرے، وہ بکری کو کان سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے لے جارہا تھا، رحمتِ دو عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی

1 ...جامع العلوم والحکم، صفحہ:164۔

اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِس کا کان چھوڑ دو! گردن کے قریب سے پکڑو![1]

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا، وہ بکری کو ذَبح کرنے کے لیے ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لے جارہا تھا، آپ نے فرمایا: تیرے لیے خرابی ہو! اسے موت کی طرف اچّھے انداز میں لے کر جا...![2]

(4): چُھری پہلے سے تیز کر لیجیے!

ذبیحہ (جانور) کو آرام پہنچانے کی ایک صُورت سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم نے یہ بیان فرمائی کہ لِیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ تمہیں چاہیے کہ چھری تیز کرلو![3]

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: جانور بھی موت سے ڈرتے ہیں، اس لیے چاہیے کہ چھُری کو پہلے سے خُوب تیز کرلیا جائے، عین ذَبح کے وقت سے پہلے انہیں چھری نہ دِکھائی جائے اور جب ذَبح کرنے لگیں تو تیزی سے چھری چلا کر جلدی جلدی ذَبح کردیا جائے۔[4]

رحمتِ دوجہاں، سلطانِ کون ومکاں صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم ایک آدمی کے قریب سے گزرے، وہ بکری کو لِٹا کر، اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر چھُری تیز کر رہا تھا، بکری اُس کی طرف دیکھ رہی تھی، آپ صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم پہلے ایسا نہیں کرسکتے تھے؟ کیا تم اسے کئی موتیں مارنا چاہتے ہو؟ اسے لٹانے سے پہلے اپنی چُھری تیز کیوں نہ کرلی؟[5]

1 ... ابن ماجہ، باب اذا ذبحتم فاحسنوا، صفحہ: 517، حدیث: 3171۔
2 ... مصنف عبد الرزاق، جلد: 4، صفحہ: 393، حدیث: 8605۔
3 ... مصنف عبد الرزاق، کتابُ: المناسک، بابُ: سنۃ الذبح، جلد: 4، صفحہ: 376، حدیث: 7635 ملتقطاً۔
4 ... جامع العلوم والحکم، صفحہ: 164۔
5 ... مستدرک، جلد: 5، صفحہ: 327، حدیث: 7637۔

جانور پر رحم کیجیے!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامَت بَرَکاتُہمُ العالیہ ذَبیحہ کو راحت پہنچانے کی چند صُورتیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ❁ گائے وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تَعَیُّن کر لیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زَبان جانور کے لیے سخت اذیَّت کا باعث ہے ❁ ذَبح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے ❁ جب تک جانور مکمَّل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں، نہ کھال اُتاریں ❁ ذَبح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے، اس وقت تک کٹے ہوئے گلے پر نہ چُھری مَس (**Touch**) کریں، نہ ہی ہاتھ لگائیں ❁ بعض قصّاب جلد ٹھنڈی کرنے کے لیے ذَبح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دِل کی رگیں کاٹتے ہیں ❁ اِسی طرح بکرے کو ذَبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زَبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کیے جائیں ❁ جس سے بن پڑے اس کے لیے ضروری ہے کہ جانور کو بِلا وجہ اِیذا پہنچانے والے کو روکے، اگر قدرت ہونے باوُجُود نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار اور جہنّم کا حقدار ہو گا۔ (1)

اللہ پاک ہمیں نہایت اِخلاص کے ساتھ، محبّتِ اِلٰہی میں سرشار ہو کر، آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے قربانی کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، جو خُوش نصیب قربانی کر رہے ہیں، اللہ پاک ان کی قربانیاں قبول فرمائے، جو نہیں کر پا رہے، اللہ پاک انہیں بھی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم۔

❋❋❋

1 ...ابلق گھوڑے سوار، صفحہ:15۔

شیطان کو مار بھگانے کا دِن

پیارے اسلامی بھائیو! آخر میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں: آج **یَوْمُ النَّحْر** (یعنی ذُوالحج کا 10 وَاں دِن) ہے اور 10 ذُوالحج کو حُجَّاجِ کرام مِنیٰ میں حاضِر ہوتے ہیں اور حج کا ایک اَہَم رُکن رَمیِ جَمَرات ادا کرتے ہیں۔ رَمیِ جَمَرات کیا ہے؟ شیطانوں کو کنکر مارنا۔

یہ بھی حضرت اِبْراہیم علیہ السَّلام کی سُنّتِ مبارکہ ہے۔ آپ جب حضرت اِسْماعیل علیہ السَّلام کو ساتھ لے کر قربانی کے لیے تشریف لے جارہے تھے، شیطان بدبخت وسوسہ ڈالنے کے لیے آیا، اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السَّلام نے اسے کنکر مارے تھے۔(1)

اسی سُنّتِ اِبْراہیمی کو باقی رکھا گیا، آج بھی حاجی انہی 3 مقامات پر یادِ ابراہیم علیہ السَّلام میں شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں۔

اس سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ جیسے آج کے دِن قربانی کرنا سُنّتِ ابراہیمی ہے، یونہی آج کے دِن شیطان کو مار بھگانا بھی سُنّتِ ابراہیمی ہے۔ لہٰذا آج کے دِن بطورِ خاص شیطان سے دُشمنی کیجیے! یہ بدنصیب وَسْوسے ڈالے گا ۞ کپڑوں پر خُون لگ گیا ہے، لہٰذا نماز بعد میں پڑھ لینا ۞ ابھی اتنا سارا گوشت بانٹنا ہے، نماز تو بعد میں پڑھی جائے گی ۞ یونہی عیدِ قربان کے موقع پر غیبتوں اور اِلْزام تراشیوں کے بھی دروازے کھلتے ہیں، مثلاً: ۞ ہمارے والا قصاب تَو سارا گوشت خراب کر گیا ۞ کھال کو کٹ (*Cut*) لگا دیئے ہیں ۞ بَس جی قصّابوں سے بھی اللہ بچائے! عِید والے دِن بھی ڈنڈی لگانے سے باز نہیں آتے ۞ دیکھ لو! ٹائم 8 بجے کا دِیا تھا، 10 بج گئے، ابھی تک نہیں آیا ۞ لالچ کرتے ہیں، آرڈر (*Order*) زیادہ پکڑ لیتے ہیں وغیرہ۔

---

1 ... تفسیر طبری، پارہ: 23، سورۂ صافات، زیرِ آیت: 107، جلد: 10، صفحہ: 516 خلاصۃً۔

ایسی باتوں سے بچیے! شیطان وَسْوَسے ڈالے تو اس کے وَسْوَسوں کو جھٹک دیجیے! اور آج کا دِن، پھر اس کے صدقے آیندہ زِندگی نیکیوں میں گزارنے کی کوشش کرتے رہیے!

ذِکْرُ اللہ کے اَیّام

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلَا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللهِ سن لو! بے شک یہ (10 ذی الحج (یعنی عیدُ الاَضْحیٰ کے پہلے دِن) سے لے کر 13 ذِی الحج تک کے 4) دن کھانے پینے اور ذِکْرُ اللہ کرنے کے دن ہیں۔ (1)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس حدیث پاک کی وضاحت میں فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ یہ دن بندوں کی مہمانی کے دن ہیں، جن میں اللہ پاک میزبان اور بندہ مہمان ہوتا ہے، اس لیے اِن دنوں میں روزہ رکھنا گویا اللہ پاک کی دعوت سے اِنْکار کرنا ہے، لہٰذا اِن دنوں میں کھاؤ! پیو! اور خوب اللہ کا ذکر کرو! (2)

پتا چلا؛ آج کا دِن اور آیندہ مزید 3 دِن خصوصِیّت کے ساتھ ذِکْرُ اللہ کے اَیّام ہیں، لہٰذا اِن دِنوں میں خُوب اللہ پاک کا ذِکْر کیجیے! اور نیکیاں کمانے میں مَصْرُوف رہیے! اِنْ شَآءَ اللهُ الْكَرِيْم! شیطان سے حفاظت رہے گی۔

شیطان کو زخم لگانے کا طریقہ

حدیثِ پاک میں ہے: جس طرح آکلہ (یعنی کینسر نما ایک زَخم) انسان کو تکلیف دیتا ہے، اللہ پاک کا ذِکْر شیطان کو ایسی ہی تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (3)

1... مسلم، کتاب الصیام، باب تحریم صوم ایام التشریق، صفحہ: 412، حدیث: 1141۔
2... مرآۃ المناجیح، جلد: 3، صفحہ: 186 بتغیر قلیل۔
3... منہاج العابدین، العائق الثالث: الشیطان، صفحہ: 124۔

تکبیرِ تشریق کا مسئلہ

مسئلہ سُن لیجیے! ابھی جو دِن چل رہے ہیں، یعنی 9 سے 13 ذُوالحج، ان دِنوں میں **تکبیرِ تشریق** پڑھنی ہوتی ہے۔ ہر وہ نماز جو ہم باجماعت ادا کریں گے، اُس کے بعد کم از کم **1 مرتبہ** تکبیرِ تَشْرِیق پڑھنی **واجِب** ہے اور **3 مرتبہ** پڑھنی **اَفْضَل** ہے۔(1)

تکبیر تَشْرِیق یہ ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْد۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجیے!

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی دینِ متین اور امّتِ مسلمہ کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے مثلاً: ❁ جامعۃُ المدینہ ❁ مدرسۃُ المدینہ ❁ المدینۃُ العلمیہ ❁ دارُ الاِفتاء اہلسنت ❁ فلاحی اِدارہ ***FGRF*** ❁ مَدَنی چینل ❁ مَدَنی کورسز ❁ آئی ٹی (***IT***) جیسے دعوتِ اسلامی کے درجنوں شعبہ جات خدمتِ دین میں مصروف ہیں، آپ بھی ان نیک کاموں میں اپنا حِصّہ شامِل کیجیے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج عاشقانِ رسول قربانی کی سَعادت پائیں گے۔ سب سے التجا ہے کہ اپنے اپنے جانور کی کھال دعوتِ اسلامی کو دیجیے! آپ کی دِی ہوئی رقم یا کھال کے ذریعے دُنیا بھر میں دینی، اِصْلاحی، فَلاحی، روحانی، خیر خواہی، بَھلائی اور آمدنی بڑھانے کے جائز اور مَحْفُوظ کام کیے جائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو گا۔ اپنے عزیز رشتہ داروں کو بھی ترغیب دلائیے! اپنی کوشش سے کھالیں جمع بھی کیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی بھی برکتیں ملیں گی، **حدیثِ پاک میں ہے:** جس نے کسی

---

1 ... تنویر الابصار مع در مختار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، صفحہ: 114۔

بھلائی کی طرف راہنمائی کی، اُسے اُس پر عمل کرنے والے جتنا ثواب ملے گا۔[1] شرعی تقاضوں کے مطابق قربانی کروانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والی اجتماعی قربانی میں اپنا حصّہ شامل کیجیے! عید کے تینوں دن اجتماعی قربانی کی بکنگ جاری ہے، اس کے لیے اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران سے رابطہ فرمائیں۔ اللہ پاک عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء الدال...الخ، صفحہ:628، حدیث:2671۔